الحمد للہ

رسالہ عجیبہ و سلاسہ غریبہ

المسمّٰی بہ

کاشفہ اسرار غیبیہ

بالاحادیث النبویہ

ترجمہ

اللمعۃ فی الاجوبۃ السبعہ

مصنفہ

خاتم المحدثین حافظ العصر شیخ جلال الدین سیوطی شافعی رح

ترجمہ و حواشی

سراج السالکین مصباح الکاملین جامع المعقول و المنقول حاجی حافظ
شاہ محمد مشتاق احمد سنی حنفی مفتی ریاست گنج پورہ محدث انبیٹھوی قدس سرہ

حسب اجازت

مخدوم زادہ حضرت مولانا محمد صبغۃ اللہ دامت برکاتہم العالیہ
عثمانی جلالی چشتی صابری پانی پتی خلیفہ حضرت محدث انبیٹھوی

کتب خانہ خدام الحنفیہ ۱۷۵ حسین آگاہی ملتان شہر نے شائع کیا۔

باردوم ایک ہزار

موون لائٹ پرنٹرز آبکاری روڈ لاہور　قیمت ۲۵ پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

اما بعد خاکسار ذرۂ بیمقدار راجی رحمۃ بالقوی عاصی مشتاق احمد حنفی عرض کرتا ہے کہ یہ ترجمہ ہے حضرت خاتم المحدثین حافظ العصر علامۃ الدہر مولانا شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ اللمعہ فی الاجوبۃ السبعہ کا حضرت ممدوح نے رسالہ ہذا میں سات سوالوں کے مفصلہ ذیل جوابات احادیث سے دیئے ہیں۔ سوال نمبر ۱ مردے زیارت کرنے والوں کی زیارت سے واقف ہوتے ہیں یا نہیں؟ سوال نمبر ۲ زندوں کے حالات کی ان کو خبر ہے یا نہیں؟ سوال نمبر ۳ آدمیوں کی بات سنتے ہیں یا نہیں اور جو کچھ ان کے حق میں کہا جاتا ہے اس سے خبردار ہوتے ہیں یا نہیں؟ سوال نمبر ۴ مرنے کے بعد ارواح کہاں ہوتی ہیں؟ سوال نمبر ۵ مردے ایک دوسرے کو دیکھتے اور ملاقات کرتے ہیں یا نہیں؟ سوال نمبر ۶ شہید سے قبر میں سوال ہوتا ہے یا نہیں؟ سوال نمبر ۷ بچوں سے قبر میں فرشتے سوال کرتے ہیں یا نہیں؟

پس علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ یہ ضروری مسائل ہیں ان کی ضرورت زیادہ ہے۔ علمائے ان مسائل کی نسبت ایسی کلام نہیں کی جس سے دل کی تسلی ہو جائے اور میں انشاءاللہ تعالیٰ احادیث و آثار جو ان مسائل کے متعلق ہیں رسالہ ہذا میں جمع کرتا ہوں

پہلا جواب (اس امر کا کہ مردے زیارت کرنے والوں کی زیارت سے واقف ہوتے ہیں یا نہیں) یہ ہے کہ البتہ مردے زیارت کرنے والوں کی زیارت سے واقف

؎ یہ بزرگ اپنے زمانے کے نقاد اور امام گذرے ہیں ۸۴۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۱۱ھ میں وفات پائی ۲۵ تفسیر یا قرآن شریف کی تصنیف کیں اور ۸۹ کتابیں فن حدیث میں تصنیف کیں اور فقہ میں ۷۴ لکھیں عربیت وغیرہ میں ۳۲ تصوف وغیرہ میں ۳۳ ادب و تاریخ میں ۷۴ وغیرہ ذالک اور صاحب کرامت تھے ؎ نمبر ۲ پس اس جواب میں جسقدر احادیث ہیں یہ (صفحہ ۳ پر دیکھو)

ہوتے ہیں۔ اس واسطے کہ ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص جو
اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور اس کی قبر پر بیٹھے مگر وہ مردہ خوشحال ہوتا ہے اور
انس کرتا ہے۔ سلام کا جواب دیتا ہے۔ جبتک کہ زیارت کرنیوالا اٹھکر اس سے جدا
ہو۔ اور ابن عبد البر نے کتاب استذکار اور تمہید میں عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں
کوئی شخص کہ اپنے مومن بھائی کی قبر پر گذرے جسکو دنیا میں پہچانتا ہو اور اس کو سلام
کہے مگر مردہ اسکو پہچانتا ہے اور اسکے سلام کا جواب دیتا ہے (اس حدیث کی
ابو محمد عبد الحق نے تصحیح کی ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور باسناد متصل ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب کوئی مرد اس شخص کی قبر پر گذرے
جسکو دنیا میں پہچانتا ہو اور سلام کہے مردہ سلام کا جواب دیتا ہے اور اسکو پہچانتا ہے
اور جو ایسے شخص کی قبر پر گذرے جسکو دنیا میں نہ پہچانتا ہو مردہ سلام کا جواب دیتا ہے

(بقیہ صہ۲) سب کسی قدر اختلاف کلمات کیساتھ شرح الصدور مطبوعہ لاہور کے صہ۱۳۶ میں موجود ہیں

(حاشیہ صفحہ ہذا) ۱؎ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین تمام امہات المومنین سے
افضل اور اعلم اور افقہ تھیں مگر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے افضل ہونے میں اختلاف ہے
اور بکثرت احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مروی ہیں ۵۸ھ میں وفات پائی
۲؎ یہ بزرگ بڑے محدث مالکی مذہب کے گذرے ہیں ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۶۳ھ
میں وفات پائی ۳؎ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اجلہ صحابہ میں سے ہیں حبر الامۃ آپکا لقب ہے
۶۸ھ میں ۷۱ برس کی عمر میں وفات پائی ۴؎ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سال خیبر
مشرف باسلام ہو کر بکثرت احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یاد کیں ان کو شرف [illegible]
ہے بلی کو ہمراہ رکھتے تھے اسواسطے ابو ہریرہ کنیت ہوگئی ۷۸ برس کی عمر میں ۵۸ھ [illegible]
قریب وفات پائی

اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے محمد بن واسع سے فرمایا مجھکو خبر پہنچی ہے کہ بلاشبہ جمعہ کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے ایک دن بعد مردے زیارت کرنیوالوں کو پہچانتے ہیں اور روایت کی ہے ضحاک سے کہ فرمایا جو شخص شنبہ کے دن آفتاب نکلنے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرے مردہ اُس سے خبردار ہوتا ہے۔ لوگوں نے ضحاک سے پوچھا۔ اس کا سبب کیا ہے فرمایا جمعہ کے دن قبر سے اتصال زیادہ ہوتا ہے

دوسرا جواب (اس امر کا کہ زندوں کے حالات سے مردوں کو خبر ہوتی ہے یا نہیں) یہ ہے کہ بلاشبہ مردے زندوں کے حالات جانتے ہیں اسواسطے کہ امام احمد بن حنبل نے متصل سناد کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے اعمال تمہارے اقربا مردہ اور عزیزوں متوفی کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اگر اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اور جو برے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ تم مرنے سے پہلے سیدھے راستہ پر آجاؤ۔ اور ہدایت حاصل کرو جیسے ہم نے ہدایت پائی تھی۔ اور ابوداود طیالسی اپنی مسند میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث لائے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک تمہارے اعمال تمہارے عزیزوں اور اقربا کے جنکی قبروں میں پیش کئے جاتے ہیں اگر چہ اچھے ہوں وہ بشارت پاتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔ اور جو برے ہوں کہتے ہیں یا اللہ

لہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاری خادم خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ دس برس خدمت کے سبب دعا حضرت کہ انکے مال و اولاد میں برکت ہوئی۔ موافق بعض روایت سو بال بچے ہوئے ۹۱ھ میں ۱۰۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔ ۲ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں حاضر ہوئے۔ اور ۹۱ برس کی عمر میں ۷۴ھ وفات پائی ۳ مشہور محدثین مصنفین سے ہیں۔ ہزار استاد سے حدیثیں یاد کی۔ ۲۰۴ھ وفات پائی

انکو اپنی عبادت کی توفیق دے۔ اور روایت کی طبرانی نے اوسط میں متصل اسناد کے ساتھ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک جب مومن کی روح کو قبض کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے بندے رحمت والے اسکی پیشوائی کو آتے ہیں جیسا کہ دنیا میں خوشخبری دینے والے کے پاس آیا کرتے ہیں پس کہتے ہیں جلدی نہ کرو تاکہ آرام پاوے اسواسطے کہ وہ بہت محنت اور تکلیف کھینچے ہوئے آیا ہے اس کے بعد اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں آدمی نے کیا کیا اور فلاں عورت نے کیا کیا (یعنی اپنے واقفوں کے تمام حالات دریافت کرتے ہیں) اور جب دریافت کرتے ہیں اس شخص کا حال جو فوت ہو چکا ہے کہتا ہے مجھ سے پہلے مرگیا پس وہ پڑھتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط وہ دوزخ میں گیا جو اسکی اصل تھی بہت برا ٹھکانہ ہے اور نہایت خراب جگہ ہے۔ اور فرمایا ہے تمہارے اعمال تمہارے ان اقارب اور رشتہ داروں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں جو اہل آخرت میں نیک عمل سے خوش ہوتے ہیں بشارت پاتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ یہ تیرا ہی فضل و رحمت ہے اس پر پوری رحمت کرنا تاکہ اسی پر فوت ہو اور جب گنہگاروں کے عمل پیش کیے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں اے پروردگار اس کو نیک کام کی توفیق دے کہ تیرے قرب و رضامندی کا سبب ہو۔ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب منامات میں ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا تمہارے عمل تمہارے مردوں کے سامنے پیش کیے جاتے۔ اگر وہ اچھے عمل دیکھتے ہیں خوش حال ہوتے

سے طبرانی مشہور محدث ہیں سنہ ۳۶۰ھ میں وفات پائی ۔ ا حضرت ابو ایوب انصاری مشہور صحابے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بعد ہجرت کیوقت مدینہ منورہ میں پہنچے انکے گھر میں نزول اجلال فرما کر قیامت تک انکی اولاد کو اعزاز دائمی بخشا۔ راقم الحروف مترجم اسے کو بھی شرف انکی اولاد میں ہونے کا حاصل ہے ۵۱ھ میں وقت جہاد روم وفات پائی۔ کما الکمال فی اسماء الرجال میں انکی قبر شریف کی برکت سے مریض بحکم اللہ شفا پاتے ہیں حدیث ہذا بتمامہ شرح الصدور کے ص ۵۹ میں موجود ہے

ہیں اور جو برے عمل کیے تھے ان پر کہتے ہیں اے اللہ اسکو توبہ کی توفیق دے اور نیکی کے رستہ
پر لا۔ اور روایت کیا حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش
کیے جاتے ہیں اعمال دو شنبہ اور جمعرات کو خدا تعالیٰ کے سامنے اور انبیا کے سامنے
اور ماں باپ کے سامنے جمعہ کے دن پس نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں ان کے چہروں کی
سفیدی اور چمک زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ حال ہے تو خدا سے ڈرو اور اپنے
گناہوں کے سبب اپنے مردوں کو رنج نہ پہنچاؤ۔ اور روایت کیا ابن ابی الدنیا نے
کتاب منامات میں متصل اسناد کے ساتھ نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا سنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ڈرو خدا سے اپنے بھائیوں کے حق میں
جو مردہ ہیں۔ تمہارے اعمال ان پر پیش کیے جاتے ہیں اور نیز متصل اسناد کے ساتھ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
مردوں کو رسوا نہ کرو اپنے اعمال کی برائی سے اسواسطے کہ تمہارے اعمال تمہارے
اقربا عزیز مردوں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور نیز روایت کیا ہے ہلال بن
ابا الدرداء نے کہ فرماتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میرے خالو
عبد اللہ بن رواحہ قیامت کے دن میرے سے ناراض نہوں۔ اور نیز روایت کیا
عبد الوہاب بن مجاہد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا بشارت پاتا ہے باپ
بیٹے کی نیکی سے جبکہ باپ کے مرنے کے بعد وہ نیک ہو اسکی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی
ہیں۔ (اس امر کا کہ آدمیوں کی بات سنتے ہیں یا نہیں اور جو کچھ ان
کے حق میں کہتے ہیں ان سے خبردار ہوتے ہیں یا نہیں) یہ ہے کہ مردے سنتے اور جانتے ہیں
اس واسطے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں متصل اسناد کے
ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مردہ جانتا

ل نعمان بن بشیر صحابی انصاری ہیں آپ کی عمر قریبا ۹ برس کی تھی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے دنیا سے رحلت کی ۶۴ھ میں انتقال فرمایا۔ ۲ ابو سعید خدری انصاری صحابی ہیں ۷۴ھ میں ۸۴ برس کی عمر میں
وفات پائی۔

ہے اسکو جو اسکو نہلاتا ہے اور جو اٹھاوے اور جو قبر میں رکھے۔ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے دوسرے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن ابی الدنیا وغیرہ نے مختلف اسنادوں کے ساتھ عمر بن دینار اور بکر بن عبد اللہ المزنی وسفیان ثوری وغیرہ سے اسی مضمون کو روایت کیا ہے اور ابن ابی الدنیا نے متصل اسناد کے ساتھ حذیفہ[1] رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا مردہ کی روح فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب کہ مردہ کو غسل دیتے ہیں وہ فرشتہ ہمراہ قبر کیطرف جاتا ہے۔ اور جب قبر میں رکھتے ہیں قبر میں چلا جاتا ہے پس اسوقت مردہ کو خطاب کیا جاتا ہے[2] اور دوسری روایت عبد الرحمان بن ابی لیلے سے آئی ہیں کہ فرمایا روح فرشتہ کے ہاتھ میں ہے جو جنازہ کے ہمراہ جاتا ہے اور کہتا ہے اسکو جو اسکے حق میں کہتے ہیں جب قبر پہ پہنچا روح کو میت کے ہمراہ دفن کرتا ہے (فائدہ) عمل چوتھا جواب (اس امر کا کہ مرنے کے بعد ارواح کہاں ہوتی ہیں) یہ مسئلہ تمام معا

[1] حذیفہ بن الیمان جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان کا لقب صاحب سر رسول اللہ ہے ۳۶ھ میں آپ نے وفات پائی۔ حدیث حذیفہ شرح الصدور مطبوعہ لاہور کے ص ۱۱ میں موجود ہے۔ (فائدہ) مترجم کہتا ہے شرح الصدور میں علامہ جلال الدین سیوطی نے اور زیادہ حدیثیں صحیح وغیرہ سے مردہ کے بات سننے اور پہچاننے کے ثبوت میں لکھی ہیں مگر اس رسالہ میں کم ہیں اور یہ مسئلہ سماع موتی مختلف فیہ ہے[2] یعنی فرشتے سوال کرتے ہیں اس باب میں احادیث متواتر ہیں پچیس صحابہ اور حضرت عائشہ واسماء نے احادیث فتنہ قبر کو روایت کیا ہے[3] واضح ہو ارواح کے مقام میں احادیث مختلفہ وارد ہوئی ہیں۔ وجہ انکی یہ ہے کہ یہ اختلاف بسبب تفاوت مراتب کے ہے ارواح انبیاء اعلی علیین میں ہیں ارواح شہداء سبز پرندوں میں بہشت میں بعض ارواح جنت کے دروازہ۔ بعض ارواح قبر میں گویا محبوس ہیں بعض آگ کے تنور میں جلتی ہیں جیسے زناکاروں کی بابت آتا ہے مگر سب کو جسم سے تعلق ہے ثواب کی راحت یا عذاب کی تکلیف اٹھاتی ہیں۔ شرح الصدور من کلام ابن قیم

سے زیادہ مشکل ہے اور مجھکو جہاں تک معلوم ہے پورا بیان کروں گا۔ روایت کیا ہے
امام مالک نے اپنے اسناد کے ساتھ کعب بن مالک رضؓ سے انہوں نے کہا بیشک رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ مومن کی روح پرندہ معلق ہے بہشت کے درختوں میں جس روز
خدا تعالےٰ زندہ کرے گا اسکو جسم میں اسکے لوٹا دے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام احمد بن
حنبل بھی اس حدیث کو اپنی مسند میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ امام مالک
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کیا امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں اسناد
حسن کے ساتھ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا
ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے کی ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی روح معلق پرندہ ہے بہشت کے درخت میں
قیامت کے دن تک پھر آجائے گی ہر ایک روح اپنے جسم میں۔ اور صحیح مسلم میں عبداللہ
بن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ شہیدوں
کی روحیں خدا تعالیٰ کے پاس سبز پرندوں میں ہوتی ہیں بہشت کی نہروں میں جس
جگہ چاہتی ہیں پھرتی ہیں پھر آتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتی ہیں
اور روایت کیا امام احمد اور ابوداؤد و حاکم وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے ہمراہی جنگ
احد میں شہید ہوگئے اللہ تعالیٰ نے انکی ارواح کو سبز پرندوں میں رکھدیا۔ بہشت کی
ندیوں میں آتی ہیں اور بہشت کے میوہ کھاتی ہیں اور عرش کے نیچے سونے کی قندیلوں
میں جگہ پکڑتی ہیں اور روایت کیا امام احمد اور عبد بن حمید نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے
صحیح اسناد کے ساتھ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

۱؎ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہا صحابیہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سوتیلی بہن ہیں
۲؎ کعب بن مالک انصاری جلیل صحابیوں میں ایک شاعروں میں سے ہیں ۷۷ برس کی عمر میں ۵۲ھ میں وفات پائی
۳؎ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ خواص اصحاب رسول اللہ صلعم سے ہیں پورے پیرو اور مجتہد فقیہ ہیں خلفاء اربعہ راشدین نے آپ سے روایت کی ۳۲ھ میں وفات پائی

علیہ وسلم نے کہ بہشت کی ندی کے کنارہ پر سبز قبہ میں شہید رہتے ہیں اور ہر صبح شام بہشت سے ان کا رزق آتا ہے۔ اور روایت کیا بیہقی و طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے جب کعب بن مالک کی وفات کا وقت آیا۔ ام بشر نے کہا اگر تم فلاں شخص کو پاؤ تو میرا سلام کہو پس کعب نے کہا خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اے ام بشر میں اس سے مشغول ہونگا کہ کس کو سلام پہنچاؤں پس ام بشر نے کہا کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بیشک مومن کی روح بہشت میں پھرتی ہے جس جگہ کہ چاہتی ہے اور کافر کی روح سجین میں ہوتی ہے۔ کہا البتہ میں نے سنا ہے۔ جواب دیا میری مراد یہی تھی اور روایت کیا طبرانی نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ارواح مومنوں کا حال پوچھا گیا فرمایا سبز پرندوں میں ہوتی ہیں اور وہ پرندے جس جگہ بہشت میں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں پوچھا یا رسول اللہ کافروں کی ارواح کہاں ہوتی ہیں فرمایا سجین میں محبوس ہوتی ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔ اور روایت کیا امام احمد نے مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں بیہقی اور ابن ابی داؤد نے کتاب بعث میں متصل اسناد کے ساتھ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کی اولاد بہشت کے ایک پہاڑ میں ہوتی ہے۔ اور انکی پرورش ابراہیم اور سارہ علیہما السلام فرماتے ہیں جبتک کہ قیامت کے دن ان کے باپ کے پاس پہنچاویں حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور روایت کیا بیہقی نے دلائل میں اور ابن ابی حاتم وابن مردویہ نے متصل اسناد کے ساتھ ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لائی گئی میرے سامنے سیڑھی کہ ارواح بنی آدم کو آسمان پر لے جاتے ہیں۔ اور کسی مخلوق نے اس سیڑھی سے بہتر نہیں دیکھا (کیا تو نہیں دیکھتا مرنے کے وقت آسمان کیطرف دیکھنا اس معراج یعنی سیڑھی کو تعجب کے سبب انسان دیکھتا ہے) پس میں جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ اس سیڑھی آسمان کی طرف گیا۔ جبرائیل نے دروازہ آسمان

کا کھلوایا کھولدیا وہاں جاکر ہم نے آدم علیہ السلام کو دیکھا کہ پیش کرتے تھے ان پر مومنوں کی ارواح کو انکی اولاد سے فرماتے تھے۔ ہر ایک پاک ارواح اور پاک نفس ہے انکو علیین میں لکھو پھر فاجروں کی ارواح ان کی اولاد سے پیش کی گئیں فرماتے تھے ہر ایک خبیث اور نفس ناپاک ہے انکو سجین میں لکھو۔ اور ابو نعیم اصفہانی نے متصل اسناد کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مومنوں کی ارواح ساتویں آسمان میں ہوتی ہیں اور بہشت میں اپنے گھر دیکھتی ہیں اس قدر مجھے مرفوع حدیثیں معلوم تھیں اور اخبار موقوفہ سلف صالح سے منقول ہیں وہ یہ ہیں کہ ابن ابی الدنیا نے متصل اسناد کے ساتھ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ فرمایا زمین میں سب سے بڑی جگہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک جنگل ہے جس کو برہوت کہتے ہیں۔ اس جنگل میں کافروں کی ارواح کو رکھتے ہیں یہ جگہ حضر موت کے اطراف میں ہے۔ اور روایت کیا بیہقی نے بعث و نشور میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں سعید بن مسیب سے کہ بیشک سلمان فارسی اور عبد اللہ بن سلام نے ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کی پس ایک نے دوسرے سے کہا اگر تو اپنے پروردگار سے ملاقی ہو پس خبر دے مجھ کو جو کچھ تو نے پایا۔ پس کہا کیا ملاقات ہوتی ہے زندوں کی مردوں کے ساتھ کہا ہاں مومنوں کی روحیں تو بہشت میں ہیں پس یہ جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ اور بیہقی نے روایت کی اور طبرانی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروزی نے اسناد کیساتھ کتاب جنائز میں عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱؎ امیر المومنین علی بن طالب کرم اللہ وجہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شوہر جملہ خانوادوں صوفیہ کے رہبر اور صاحب حضرت مجدد رح کے لاکھتے ہیں ۴۰ھ میں شہید ہوئے

۲؎ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ ۸۸ برس کی عمر میں ۳۲ ہجری میں وفات پائی

فرمایا مومنوں کی ارواح جبریل علیہ السلام کے پاس اوپرے جاتے ہیں پس کہا جاتا ہے تم قیامت کے ان کے متولی رہو اور عبد اللہ بن عمر سے اسی طرح روایت کی ہے کہ فرمایا کافروں کی ارواح جمع کی جاتی ہیں برہوت میں جو حضر موت میں شور زمین میں ہے اور مومنوں کی ارواح جابیہ میں جمع کی جاتی ہیں۔ جو ایک مقام دمشق میں ہے اور اسناد کے ساتھ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کعب الاحبار سے روایت کیا کہ کہا جنت الماویٰ میں سبز پرندے ہیں تمہاری روحیں ان میں پھرتی ہیں۔ بہشت میں جس جگہ چاہتی ہیں۔ اور آل فرعون کی سیاہ ارواح پرندوں میں صبح شام آگ میں ہوتی ہیں۔ اور مومنوں کے بچے بہشت کی چڑیوں میں ہوتے ہیں۔ اور ابونعیم نے حلیہ میں اسناد کے ساتھ وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ بیشک ساتویں آسمان میں ایک گھر اللہ کا بنایا ہوا ہے جس کو بیضا کہتے ہیں مومنوں کی ارواح اس میں جمع ہوتی ہیں۔ جب دنیا میں سے کوئی آتا ہے مومنوں کی ارواح پیشوائی کو آتی ہیں اور دنیا کی خبریں دریافت کرتی ہیں جیسا کہ گھر والے اس سے دریافت کیا کرتے ہیں جو غائب ہو گیا ہو۔ اور ابن ابی الدنیا نے مالک بن انس سے روایت کیا کہ فرمایا مجھکو یہ پہنچا ہے کہ مومنوں کی ارواح بہشت میں چھوٹی کھلی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں

پانچواں جواب (اس امر کا کہ روحیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں یا نہیں) یہ ہے البتہ دیکھتی ہیں ایک دوسرے کو اور جمع ہوتی ہیں یہ امر مذکور ہے۔ حدیث ابوایوب انصاری میں جو طبرانی اور بیہقی میں مروی ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے بواسطہ ابن لیلیٰ ام بشر کی حدیث روایت کی ہے کہ جب بشر بن البراء کی وفات ہوئی۔ اس کی

۱؎ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما صحابہ میں پرہیزگار مشہور تھے ۷۳ ہجری میں وفات پائی ۲؎ کعب الاحبار جلیل القدر تابعی ہیں ۳۲ ہجری میں وفات پائی

والدہ بہت غمناک ہوئیں پس عرض کیا یا رسول اللہ ہمیشہ قبیلہ بنی سلمہ کے آدمی مرتے ہیں اگر مردے ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کی معرفت اپنے پسر کو سلام بھیجوں، جو فوت ہو گیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مردے ایک دوسرے کی ملاقات کرتے اور پہچانتے ہیں جیسے کہ پرندے درختوں پہ پہچانتے اسی لئے جب کوئی بنی سلمہ سے مرتا۔ ام بشر آکر سلام کرتی اور کہتی اے فلاں میرا سلام میرے پسر بشر کو پہنچانا۔ اور امام احمد بن حنبل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک مومنوں کی ارواح ایک مہینے کی راہ سے ملتی ہیں حالانکہ ایک دوسرے کو ہرگز نہیں دیکھا ہوگا۔ اور بزار نے صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مومن کی روح کو آسمان پر لے جاتے ہیں پس مومنوں کی ارواح جو پہلے فوت ہو گئیں اس کے استقبال کو آتی ہیں۔ اور دنیا کے ملاقاتیوں کا حال دریافت کرتی ہیں۔ اگر وہ کہے میں ان کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ خوش ہوتی ہیں اور جو کہے فلاں شخص پہلے مر گیا ہے کہتی ہیں اسکو ہمارے پاس نہیں لایا گیا۔ اور ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر سے روایت کیا کہ جب کوئی مردہ مرے روحیں اس کے استقبال کیلئے آتی ہیں۔ اور دنیا کے ملاقاتیوں کا حال دریافت کرتی ہیں جیسے آنے والے سے کرتے ہیں فلاں شخص نے کیا کیا۔ اور روایت ہے حسن سے فرمایا کہ سکرات موت کے وقت پانسو فرشتے مومن کی روح قبض کرنے کو حاضر ہوتے ہیں۔ اور اس کی روح کو لے کر آسمان پر لے جاتے ہیں۔ مومنوں

---

۱ حدیث عبداللہ بن عمر شرح الصدور کے صفحہ ۶۰ میں ہے۔ اس میں جمع (مومنین) کی جگہ تثنیہ (دو مومن) اور ایک مہینے کی جگہ ایک دن کی مسافت کا ذکر ہے ۲ حدیث ابی ہریرہ کسی قدر اختلاف الفاظ کے ساتھ شرح الصدور کے صفحہ ۶۰ میں موجود ہے ۳ یہ روایت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے شرح الصدور کے صفحہ ۴۴ میں موجود ہے

کی ارواح جو پہلے فوت ہو چکی ہیں۔ اس سے باتیں دریافت کرنے کو بطور پیشوائی کے آتی ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں جلدی نہ کرو بڑی محنت سے نکلا ہے کوئی اپنے بھائی اور کوئی دوست کا حال دریافت کرتا ہے۔ اور روایت ہے سعید بن جبیر سے جب کوئی مرتا ہے اس کا فرزند پیشوائی کو آتا ہے جیسے غائب کی پیشوائی کو۔ اور ثابت بن بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک جب کوئی فوت ہو کر جدائی سے رنج پاتا ہے۔ جب اس کے اقربا جو پہلے فوت ہو گئے۔ اس کی پیشوائی کو آتے ہیں زیادہ خوش ہو جاتا ہے جیسا مسافر گھر پہنچے۔

چھٹا جواب (اس امر کا کہ شہید کو قبر میں سوال ہوتا ہے یا نہیں) یہ ہے کہ شہید کو سوال نہیں ہوتا۔ علما کی جماعت نے اسکی تصریح کر دی ہے۔ منجملہ ان کے امام قرطبی ہیں۔ اور وہ استدلال لاتے ہیں صحیح مسلم کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ شہید کو قبر میں سوال ہوتا ہے فرمایا کافی ہے اس کو تلوار کی چمک جو اس کے سر پر پہنچی ہے۔ امام قرطبی نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ سوال قبر اسواسطے کیا جاتا ہے کہ مومن صادق منافق سے جدا ہو جاوے اور ثابت رہے اور شہید کا تلوار کے نیچے ہونا اول دلیل ہے اس کے ایمان کی راستی کی۔ اگر خلل ہوتا تو کافروں کے پاس چلا جاتا ہے

ساتواں جواب (اس امر کا کہ بچوں کو قبر کا سوال ہے یا نہیں) اس مسئلہ میں دو قول ہیں حنبلیوں کے نزدیک ہے ابو نعیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے۔ اور امام نووی کا قول روضہ اور شرح مہذب میں لکھا ہے اور امام نووی کا قول روضہ اور شرح مہذب میں یہ ہے کہ تلقین دفن کے بعد بالغوں کے ساتھ خاص ہے بچوں کو تلقین نہیں اس سے معلوم ہوا کہ امام نووی کے نزدیک بچوں کو واسطے سوال قبر نہیں

ف ۱ حدیث سعید بن جبیر شرح الصدور کے صفحہ ۶۰ میں ہے

ف ۲ حدیث ثابت صفحہ ۶۰ میں ہے

تالیفات

سراج السالکین مصباح الکاملین جامع المعقول و المنقول
حاجی حافظ شاہ محمد مشتاق احمد سنی حنفی مفتی
ریاست کنج پورہ محدث انبیٹھوی قدس سرہٗ

تذکرہ فریدیہ ۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کا مختصر تذکرہ ہے قیمت ۵۰-۱

کاشف اسرار غیبیہ سات سوالوں کا جواب جو مولانا جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے حضرت محدث انبیٹھویؒ نے اس کا اردو ترجمہ فرمایا قیمت ۲۵ پیسے

نزول الرحمۃ والغفران مولانا حضرت محدث انبیٹھویؒ ترجمہ مولانا نور بخش توکلی مرحوم قیمت ۵۰ پیسے

انوار العاشقین اپنے سلسلہ کے مشائخ کے حالات مفصل مندرج ہیں قیمت

تحفۃ السالکین سالکین راہ سلوک کے کام کی کتاب

الکلام الاعلیٰ فی تفسیر سورۃ الاعلیٰ سورۃ الاعلیٰ کی تفسیر ہے

تحقیق مسح الجوربین باحادیث السنن الصحیحین
مسح جراب کا مسئلہ

الدلیل الاطہر علی ثبوت الاستنجاء بالمدر
ڈھیلہ سے استنجا کا مسئلہ

ثبوت ذکر جہر باحادیث وخبر
ذکر جہر کا ثبوت

مکتوب ارشاد ایک مرید کو خط تصوف کے بارے میں
قیمت

وحدت الوجود مسئلہ وحدت الوجود کے بارے میں
قیمت

تذکرہ فیوض صابریہ بعد انتقال حضرت صابر کے فیوضات کا تذکرہ قیمت

اداء اربعین چلہ کشی کے جواز پر یہ رسالہ ہے
قیمت

دست بوسی رسالہ جواز دست بوسی

البشارۃ العظمیٰ لاہل الصلاح والتقویٰ
یہ عالم برزخ قبر کے حالات پر تبصرہ ہے

حصول سعادت ابدیہ باداء صلوٰۃ خمسہ یہ رسالہ تردید اہل قرآن (جماعت پرویزی) کا رد ہے

الانصاف فی تفسیر آیت الاستخلاف فرقہ شیعہ کا رد ہے

قریرۃ العینین تحقیق رفع الیدین یہ رسالہ رفع الیدین کا جواب ہے

قیمت

تنبیہہ ارباب العقل والشعور بما شوہد من عذاب البرزخ القبور

یہ رسالہ نو تعلیم یافتہ حضرات کیلئے لکھا گیا ہے

مسائل معذورین معذور حضرات کے لئے مسائل و معلومات شرعیہ کا تحفہ - قیمت

مرقع رسولؐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارکہ کا بیان ہے

ذخیرہ ثواب اخروی } یہ آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی کی جامع تفسیر ہے

تسہید فی بیان ضرورۃ التقلید

تقلید ضرورت پر مفید رسالہ ہے

(نوٹ)

کتب خانہ خدام الحنفیہ ۱۷۵ حسین آگاہی ملتان شہر بتوفیق الٰہی مندرجہ بالا کتب شائع کرنے کا عزم کرچکا ہے